رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت دو پیسے

جلد ۲۸ | ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۱۰ مئی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۰۶


# خلفاء کے لئے مامور یا بادشاہ ہونا ضروری نہیں؟

مولوی محمد علی صاحب مسئلہ خلافت کے خلاف جو عجیب و غریب دلائل پیش کیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل وہ ہے۔ جس کا ذکر انہوں نے اپنے ایک تازہ خطبہ میں بایں الفاظ کیا ہے کہ

"خلفا دو قسم کے ہیں۔ ایک بادشاہ دوسرے مامور لیکن یہاں اس شخص کو خلیفہ مانا جاتا ہے۔ جو بادشاہ ہے۔ نہ مامور"
(پیغام صلح ۳ مئی ۱۹۴۰ء)

گویا مولوی صاحب کے نزدیک خلافت اور ماموریت۔ یا خلافت اور ملوکیت لازم و ملزوم ہیں۔ اور جب کسی کی خلافت کے ساتھ نہ ماموریت کا دعوےٰ شامل ہو۔ اور نہ مدعیٔ خلافت بادشاہ ہو۔ تو اس کی خلافت قابل تسلیم نہیں ہوتی ؞

مولوی صاحب یہ استدلال آیت استخلاف سے کیا کرتے ہیں۔ جس میں مومنوں کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور چونکہ پہلے خلفاء بقول ان کے مامور تھے یا بادشاہ۔ اس لئے ان کے نزدیک یہ مماثلت تقاضا کرتی ہے۔ کہ امت محمدیہ کے خلفا بھی مامور ہوں۔ یا ملوک۔ مگر یہ استدلال کئی وجوہ سے ناقابل قبول ہے ؞

اوّل اس لئے کہ مشابہت کے معنے کسی لغت میں ہو بہو کے نہیں ہوتے۔ چنانچہ اس کی ایک واضح مثال قرآن کریم میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ انّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔ کہ ہم نے تمہاری طرف ویسا ہی رسول بھیجا ہے۔ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی طرح کسی بادشاہ کی طرف مبعوث ہوئے۔ اور نہ آپ کا پیغام کسی ایک قوم کے لئے تھا بلکہ تمام دنیا کی طرف آپ مبعوث فرمائے گئے تھے۔ اس اختلاف کے باوجود اگر اس مشابہت میں فرق نہیں آتا۔ جو آپ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔ تو اگر خلفاء اسلام پہلوں کی خلافت سے بعض جزوی امور میں مختلف ہوں۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔

اصل مشابہت تو اس امر میں ہے۔ کہ جس طرح پہلی قوموں میں اللہ تعالےٰ نبیوں کی وفات کے بعد بعض ایسے وجودوں کو کھڑا کرتا رہا۔ جو اُن کی جماعت کو سنبھالے رہے۔ اسی طرح امت محمدیہ میں بھی ہو گا۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ مامور یا بادشاہ بھی ہوں ؞

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ اور خلیفہ کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے مطاع کا نائب ہوتا ہے۔ پس وعدہ یہ ہے۔ کہ ہر نبی کے بعد اس کے نائب ہوں گے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جس رنگ کا نبی ہو۔ اسی رنگ میں اگر اس کا نائب ہو۔ تو وعدہ کی حد پوری ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد چونکہ نظام ملکی نہیں تھا۔ اس لئے آپ کی امر نبوت میں جو شخص نیابت کرے۔ وہ اس وعدہ کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ نظام ملکی بھی اس کے سپرد ہو ہاں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ملکی نظام میں بھی دخل ہوتا۔ تو بےشک یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ کہ آپ کے خلفاء کو یہ نیابت کیوں حاصل نہیں۔ مگر نظام ملکی نہ ہونے کی صورت میں یہ اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اور امر نبوت میں نیابت سے مراد بھی ماموریت نہیں کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو خلفاء راشدین ہوئے۔ وہ مامور نہیں تھے۔ نہ حضرت ابوبکرؓ نہ حضرت عمرؓ نہ عثمانؓ اور نہ علیؓ ؞

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کے بعد جو خلفاء ہوئے۔ ان کا بھی نظام ملکی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا کوئی خلیفہ نہیں ہوا۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور اصل بیان فرمایا ہے۔ ما من نبوۃٍ الا تبعتھا خلافۃ کہ کبھی کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کے بعد خدا تعالےٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری نہ کیا ہو۔ دوسرے مسیحی آجتک پطرس کو خلیفہ مانتے چلے آئے ہیں ؞

پس ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا۔ کہ ہر نبی کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور دوسری طرف مسیحیوں کا حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد پطرس کو آپ کا خلیفہ اور جانشین تسلیم کرنا بتاتا ہے۔ کہ آپ کے بعد بھی خلیفے ہوئے۔ مگر وہ بھی نہ مامور تھے۔ نہ بادشاہ ؞

چوتھا جواب یہ ہے کہ غیر مبائعین حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالٰے عنہ کو خلیفہ تسلیم کرتے رہے ہیں۔ مگر کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول مامور تھے یا بادشاہ۔ اگر انہیں ماموریت یا ملوکیت کے دعوے کے بغیر غیر مبائعین خلیفہ تسلیم کرتے رہے ہیں۔ تو اب ان کا یہ اعتراض باطل ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ کے لئے مامور یا بادشاہ ہونا ضروری ہے۔

پانچواں جواب یہ ہے کہ غیر مبائعین کا سب سے بڑا ادعا یہ ہے۔ کہ انجمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین ہے۔ مگر کیا وہ انجمن جسے وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین قرار دیتے ہیں مامور ہے یا بادشاہ۔ جب دونوں صورتیں انجمن پر منطبق نہیں ہوتیں تو معلوم ہوا۔ کہ خلیفہ کے لئے بھی ماموریت یا ملوکیت شرط نہیں ہے ؛

# مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ہجرت ۱۳۱۹ھ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے دعائے صحت کی جائے ؛

سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کو آج نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

## اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا** (۱) منشی کنظیم الرحمٰن صاحب قادیان کی لڑکی بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہے (۲) ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر بھیرہ تا حال بیمار ہیں (۳) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب چک ۲۳۲ ج ب ضلع لائل پور نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان کے لئے دعا کی جائے (۴) محمد وارث صاحب چونڈہ اپنے نانا صاحب کی صحت کے لئے جو پیشاب کی بندش کی تکلیف میں مبتلا ہیں (۵) بشیر احمد صاحب آڑھا ضلع مونگھیر اپنے بھائی ظریف احمد کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

**دعائے مغفرت** (۱) میرے نسبتی بھائی سید مقبول حسن صاحب شیخوپورہ لاہور ۲ شہادت ۱۳۱۹ھ کو ۴ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ سید احمد علی سیالکوٹی قادیان (۲) میرے والد چوہدری نواب خان صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۱۲ اپریل کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ محمد صادق (۳) ۷ اپریل خاکسار کی ہمشیرہ میمونہ بیگم صاحبہ فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد المودود قادیان (۴) میاں فقیر علی صاحب ولد فتح محمد صاحب مرحوم ساکن تھہ غلام نبی جو حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ ۲۷ مارچ کو قریباً ۹۰ سال کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ (۵) میرا چھوٹا لڑکا منصور احمد فوت ہو گیا ہے دعائے نعم البدل کی جائے۔ محمد امین از امین آباد (۶) برادرم رحمت اللہ کا لڑکا عنایت اللہ بعمر دس سال ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب نعم البدل کی دعا فرمائیں خاکسار سید عبد العلی زمیندار چک ۲۴۲ (۷) میرے بڑے بھائی حکیم غلام محمد صاحب آف تبول جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ یکم ماہ ہجرت کو بعارضہ فالج فوت ہو گئے احباب

# عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے
## ضروری اعلان

نظارت بیت المال کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جو جماعتیں اپنے بجٹوں کو پورا کر دیں گی۔ ۳۰ اپریل کے بعد ان کے نام برائے اطلاع اور دعا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ ایسی جماعتوں کی فہرستیں اب تیار کی جا رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ ۲۰ مئی کے بعد حضور کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔ اس لئے بجٹوں کو پورا کرنے کے لئے مزید موقعہ دیا جاتا ہے۔ تمام جماعتیں ۲۰ مئی ۱۹۴۰ء تک اپنے اپنے بجٹوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جن احباب سے سال مختتمہ کا چندہ ابھی واجب الوصول ہو وہ ۲۰ مئی تک وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ کوپن پر لکھ دیا جائے۔ کہ یہ سال مختتمہ کا بقایا ہے۔ جو جماعتیں ۲۰ مئی ۱۹۴۰ء تک اپنے بجٹوں کو پورا کر دیں گی۔ ان کے نام بھی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں منصور کر لئے جائیں گے۔ اور ان کے نام بھی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں درج کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیئے جائیں گے۔

پس ہر ایک کمی والی جماعت کو چاہیئے۔ کہ ۲۰ مئی تک اپنے بجٹوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کے نام بھی دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں ؛

ناظر بیت المال

## غیر مبائعین میں تقسیم کرنے کیلئے ٹریکٹ

غیر مبائعین میں تقسیم کرنے کے لئے جس ٹریکٹ کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ وہ زیر عنوان "تفسیر القرآن" کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا دعوے اور اس کی حقیقت" بھجوایا جا رہا ہے۔ جہاں جہاں مرسلہ تعداد سے زائد کی ضرورت ہو۔ یا جہاں یہ ٹریکٹ نہ پہونچے ضرور مطلع فرمائیں ؛

خاکسار۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

## پنشن کا کمیوٹ کرانا

اس سال مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو موصی اپنی وصیت کا کوئی حصہ کمیوٹ کرائے۔ کمیوٹ کے عوض میں جو رقم موصی کو ملے گی۔ وہ اس کی آمد سمجھی جائے گی۔ اور اس کا حصہ آمد فوراً اسی وقت موصی کو ادا کرنا چاہیئے۔ موصی صاحبان اس کو نوٹ فرمالیں ؛

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

## مسجد کے لئے چندہ وصول کرنے کی اجازت

امیر صاحب جماعت احمدیہ کیمبل پور کی درخواست برائے فراہمی چندہ بغرض تعمیر مسجد احمدیہ کیمبل پور کے مطابق انہیں تین صد روپیہ تک جماعت ہائے احمدیہ اضلاع کیمبل پور۔ راولپنڈی و میانوالی سے فراہم کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ مگر چونکہ یہ جماعتیں اس قدر اخراجات کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے اب امیر صاحب کو اضلاع کیمبل پور۔ راولپنڈی۔ میانوالی اور صوبہ سرحد کے احمدی احباب سے یہ روپیہ فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ اس کا مرکزی چندوں پر اثر

# رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

## حضرت سید محمد اسحٰق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

### وفات حضرت عیسٰی علیہ السّلام

فرمایا:- یہ جو حدیث آئی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ انّہ سیُجاء برجالٍ من اُمتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقول انّک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیداً مادمت فیھم فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علٰی کل شیءٍ شھید۔ کہ بروز حشر میری امت کے کچھ آدمی دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ تو میں کہونگا میرے رب یہ لوگ تو میرے صحابہ ہیں۔ خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔ انہوں نے بدعات اختیار کر لی تھیں۔ اس وقت میں خدا تعالےٰ کی جناب میں وُہی قول دوہراؤنگا جو مجھ سے پہلے خدا تعالےٰ کا صالح بندہ (یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام) کہہ چکا ہے۔ کہ جب تک میں اپنی امت میں رہا۔ میں نے ان کی خوب نگرانی کی۔ اور ان کو ہر قسم کی بدعات واختراعات سے دُور رکھا۔ مگر جب آپ نے مجھے **وفات** دے دی تو پھر آپ ان کے نگران تھے۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا ہوگا۔ جیسا کہ آپ فرما رہے ہیں کیونکہ آپ کو تمام خفیہ اور علانیہ امور کا علم ہے۔ اس حدیث سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات بالکل روز روشن کے طور پر ثابت ہوتی ہے؛۔

فرمایا:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہم تیس آیات جو وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ وُہ قرائن تو یہ ہیں جن سے کوئی عقلمند اور دیانتدار انسان انکار نہیں کرسکتا۔ مگر اس مسئلہ کے اثبات کی جڑ اور اصل آیت فلمّا توفیتنی والی آیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت سے تین طرح استدلال کیا ہے۔

۱۔ لغتِ عرب میں لفظ توفّی کے معنی سوائے قبض روح کے اور ہوتے ہی نہیں؛۔

۲۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ قبض روح کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے؛۔

۳۔ اس آیت میں جو یہ لفظ آیا ہے۔ اس جگہ سوائے موت کے اور کچھ معنی نہیں ہوسکتے۔

فرمایا۔ اب میں بتاتا ہوں۔ کہ اس حدیث سے وفات مسیح پر کس طرح استدلال کیا جاسکتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کو عیسائیوں کے بگڑنے کا تو بخوبی علم تھا۔ مگر باوجود اس علم کے پھر سوال کرنے سے یہ غرض ہے کہ ان کو علٰی رؤس الاشہاد نادم کرکے ان پر اتمام حجت کی جائے۔ اس غرض کے ماتحت خدا تعالےٰ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پوچھیگا۔ کہ عیسےٰ یہ کیا بات ہے؟ یہ سارے عیسائی جو تجھے خدا مانتے ہیں۔ اور رومن کیتھولک تیری ماں کو خدا مانتے اور پوجتے ہیں کیا تو نے ان کو ایسا کرنے کی تعلیم دی تھی۔ اس پر حضرت عیسےٰ ؑ کہیں گے ما قلتُ لھم۔ الٰہی میں نے ان کو یہ تو نہیں کہا تھا۔ میں نے تو اپنی زندگی ان کو یہ کہتے کہتے گزار دی تھی۔ کہ ان اعبدوا اللہ ربّی وربّکم صرف اس ذات کی عبادت اور پرستش کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ چنانچہ انجیل میں بھی لکھا ہے۔ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وُے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔ جانیں" یوحنا ۱۷ باب ۳۔

اب سوال یہ ہوسکتا تھا۔ کہ واقعی تعلیم تو صحیح دی۔ مگر جب بگڑ گئے۔ بدعات و محدثات میں پڑ گئے۔ حلال وحرام میں تمیز کرنا چھوڑ دیا۔ ایک خدا کی بجائے کئی خدا ماننے شروع کر دیئے۔ تو آپ نے ان کو اس وقت کیوں منع نہ کیا؟ اس سوال کا جواب ساتھ ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے یہ دیا کہ کنت علیھم شھیداً مادمت فیھم کہ جب تک میں ان میں زندہ رہا۔ میں نے ان کی ہر لحاظ سے نگرانی کی۔ فلمّا توفیتنی مگر جب تو نے میری توفی کر لی۔ اس کے بعد تجھے ہی صحیح علم ہے۔ کہ وُہ کیا کرتے رہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بٹالہ کا کوئی مجسٹریٹ جب تک علاقہ بٹالہ میں رہے۔ اس وقت تک وُہ اپنے علاقہ میں امن کا ذمہ وار ہے۔ اگر اس کے وقت میں علاقہ میں کوئی فساد ہو۔ تو وُہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔ لیکن جب وُہ کسی اور علاقہ میں تبدیل ہو کر چلا جائے۔ اور اس کے بعد فساد رونما ہو۔ تو وُہ اس کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا۔ اور اگر بالفرض اس سے اس فساد کے متعلق پوچھا جائے۔ تو وہ یہ کہکر بری ہو جائیگا۔ کہ اب چونکہ میں اس علاقہ کا مجسٹریٹ نہیں ہوں۔ لہٰذا مجھ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ ہاں جس وقت میں اس علاقہ کا نگران اور ذمہ وار تھا۔ اگر اس وقت کسی قسم کا فساد ہوتا تو اس کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوسکتی تھی۔ مگر اب جبکہ مجھے ان کے حالات کا علم نہیں۔ مجھے ذمہ وار کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہی صورت یہاں ہے۔ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی قوم میں رہے۔ اس کی ہر حرکت کے ذمہ وار تھے۔ مگر جب اس میں نہ رہے۔ تو ان کی ذمہ داری بھی قائم نہ رہی؛۔

اس آیت میں لفظ فلمّا توفیتنی کے غیر احمدی یہ معنے کرتے ہیں۔ فلمّا رفعتنی حیًّا الی السّماء اور فلمّا قبضتنی وافیًا۔ کہ جب تو نے مجھے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور جب تو نے مجھے پورا پورا لے لیا مگر ہم احمدی یہ معنی کرتے ہیں فلمّا قبضتنی کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ اب بے شک نتیجۃً مطلب یہی نکلتا ہے۔ کہ دونوں معنوں کے لحاظ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اپنی قوم پر نگرانی نہ رہی خواہ موت آجانے کی وجہ سے۔ یا تبدیلی مکان کی وجہ سے۔ اور کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ پھر فرق کیا رہا۔ کہ موت ہی کی وجہ سے نگرانی۔ اور ذمہ واری قائم نہ رہی ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ یہ ذمہ واری بوجہ تبدیلی مکان قائم نہ رہی ہو۔ لیکن جب ہم لفظِ توفی کی بجائے وُہ لفظ رکھتے ہیں۔ جو غیر احمدی توفی کی بجائے پیش کرتے ہیں۔ تو آیت یوں بنتی ہے۔ وکنت علیھم شھیداً مادمت فیھم فلمّا رفعتنی حیًّا الی السماء کنت انت الرقیب علیھم کہ جب تو نے مجھے آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ تو اس کے بعد ان کے بگڑنے کا مجھے علم نہیں۔ اب ان معنوں کے ساتھ اس حدیث کو ملایا جائے۔ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ فاقول کما قال العبد الصالح۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعینہٖ اس قول کو دوہرائیں گے۔ تو گویا حضور علیہ السلام خدا تعالےٰ کو العبد الصالح کے الفاظ میں یوں مخاطب کریں گے۔ وکنت علیھم شھیداً مادمت فیھم فلمّا رفعتنی حیًّا الی السماء کنت انت الرقیب علیھم۔ لیکن کوئی غیر احمدی اس بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ کیونکہ واقعاتِ صحیحہ سے ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی طبعی موت سے فوت ہو کر مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔

فرمایا:- یہ حدیث حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کی زبردست دلیل ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فوت شدہ سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ عیسےٰ کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی تھی اور میری ان سے نصف یا چند سال زائد ہوگی۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لفظ توفّی کے معنی قبض رُوح ہی لیتے تھے؛۔

اب دیکھیئے۔ اگر لفظِ توفّی کے وُہ معنے ہوتے۔ جو غیر احمدی کرتے ہیں کہ زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ تو کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت کو پڑھ کر اپنے پر چسپاں کرتے ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں نبی کریم ؐ کا یہ کہنا واقعات کے خلاف ہوتا۔

خاکسار محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

# چاند گرہن اور سورج گرہن کیونکر ہوتا ہے۔

چاند اور سورج میں دو طرح کے گرہن آتے ہیں۔ یعنی پورا گرہن جبکہ یہ پورے طور سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور تھوڑا گرہن جبکہ ان کا کچھ حصہ اوجھل ہو جاتا ہے۔ البتہ سورج گرہن ایک تیسری قسم کا بھی ہوتا ہے۔ جس میں سورج کا صرف باہر کا دائرہ دکھائی دیتا ہے۔ اور بیچ کا حصہ سیاہ نظر آتا ہے۔ اسے انگریزی اصطلاح میں Annular اینولر کہتے ہیں ہم اسے چھلا نما گرہن کہہ سکتے ہیں

## چاند گرہن

جب کسی چیز پر روشنی پڑتی ہے تو روشنی کے مقابل اس چیز کی دوسری جانب اس کا سایہ پڑتا ہے۔ اسی طرح جب سورج کی روشنی کرۂ ارض پر پڑتی ہے۔ تو اس کا سایہ بھی پڑتا ہے۔ اور چونکہ یہ سایہ فضا میں پڑتا ہے۔ اس لئے پورے طور سے نظر نہیں آتا۔ سایہ پڑنے کے ثبوت میں میں ایک مثال دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جب سورج غروب ہوتا ہے۔ تو جونہی سورج مغرب کی طرف غائب ہوتا ہے مشرق کی طرف زمین سے بلند فضا میں سیاہی نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہے جسے ہم رات کی ابتدا کہتے ہیں۔ دراصل وہ سیاہی زمین کا سایہ ہوتا ہے۔ جو مٹی وغیرہ کے ذرات پر جو زمین سے اوپر فضا میں ہوتے ہیں پڑتا ہے اور جوں جوں سورج زمین سے پرے مغرب کی طرف جائے گا۔ وہ سایہ بلند ہوتا جائے گا۔ حتیٰ کہ رات آجائیگی اس کو محاورہ میں سایۂ زمین۔ Earth Shade. کہتے ہیں۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ چاند زمین کے گرد گھومتا ہے۔ اس گردش میں جب چاند سورج کے بالمقابل ایسے مقام پر آتا ہے۔ کہ زمین سورج اور چاند کے درمیان ہوتی ہے۔ تو زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ اور وہ سورج سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اسی کو چاند گرہن کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ چاند گرہن ہمیشہ ایسے وقت میں ہوتا ہے۔ جبکہ چاند بدر کی حالت میں ہو۔ کیونکہ صرف اسی حالت میں چاند اور سورج کے درمیان زمین آتی ہے۔

ذیل کے نقشہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ چاند اپنے دور پر گزرتے ہوئے زمین کے سائے میں سے گزر رہا ہے۔ اور اس کو گرہن لگنا شروع ہوا ہے ۞

چاند گرہن ہمیشہ نصف کرۂ ارض سے زیادہ حصے سے نظر آتا ہے۔ اور تقریباً دو گھنٹہ تک رہتا ہے۔ اور جب اپنے راستے سے گزرتا ہوا چاند اس سائے میں سے گزر کر آگے نکل جاتا ہے۔ تو گرہن ہٹنا شروع ہوتا ہے۔ چاند جس کا رنگ چاندی کی طرح سفید ہوتا ہے۔ جب پورے طور سے زمین کے سائے میں آجاتا ہے تو تانبے کے رنگ کی طرح بن جاتا ہے اور روشنی سے محروم ہو جاتا ہے۔ گویا وہ سفیدی جو دلوں کو کھینچتی ہے۔ اور کجا یہ زردی جس کو دیکھ کر دلوں پر بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے۔ جب بدقسمتی سے انوار الٰہی اور اس کے درمیان شیطان یا دنیا کی ملونی حائل ہوتی ہے۔ تو وہ بھی الٰہی تجلی سے محروم ہوتا ہے۔ پس چاند گرہن ہمارے لئے اس وقت درس عبرت ہوتا ہے۔

## سورج گرہن

اسی طرح جب چاند اپنے دور پر گردش کرتے وقت ایسے مقام پر آتا ہے۔ جبکہ وہ زمین اور سورج کے درمیان ہوتا ہے۔ تو چاند کا سایہ زمین پر پڑتا ہے۔ اور جس حصۂ زمین پر وہ سایہ پڑتا ہے۔ وہاں سے سورج کا کچھ حصہ یا تمام نظر نہیں آتا۔ اس وقت لوگ کہتے ہیں۔ کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ اس کے لئے ذیل کا نقشہ دیکھنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ اگرچہ اپنے راستہ پر چلتے ہوئے چاند کو ہر ماہ ضرور زمین اور سورج کے درمیان میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ مگر زمین کا اپنا دور ایسے خم پر واقع ہے۔ کہ چاند کا سایہ ہمیشہ یعنی ہر ماہ زمین پر نہیں پڑتا۔ صرف سال میں دو مرتبہ سایہ پڑتا ہے یعنی دو ہی مرتبہ سورج کو گرہن لگتا ہے ۞
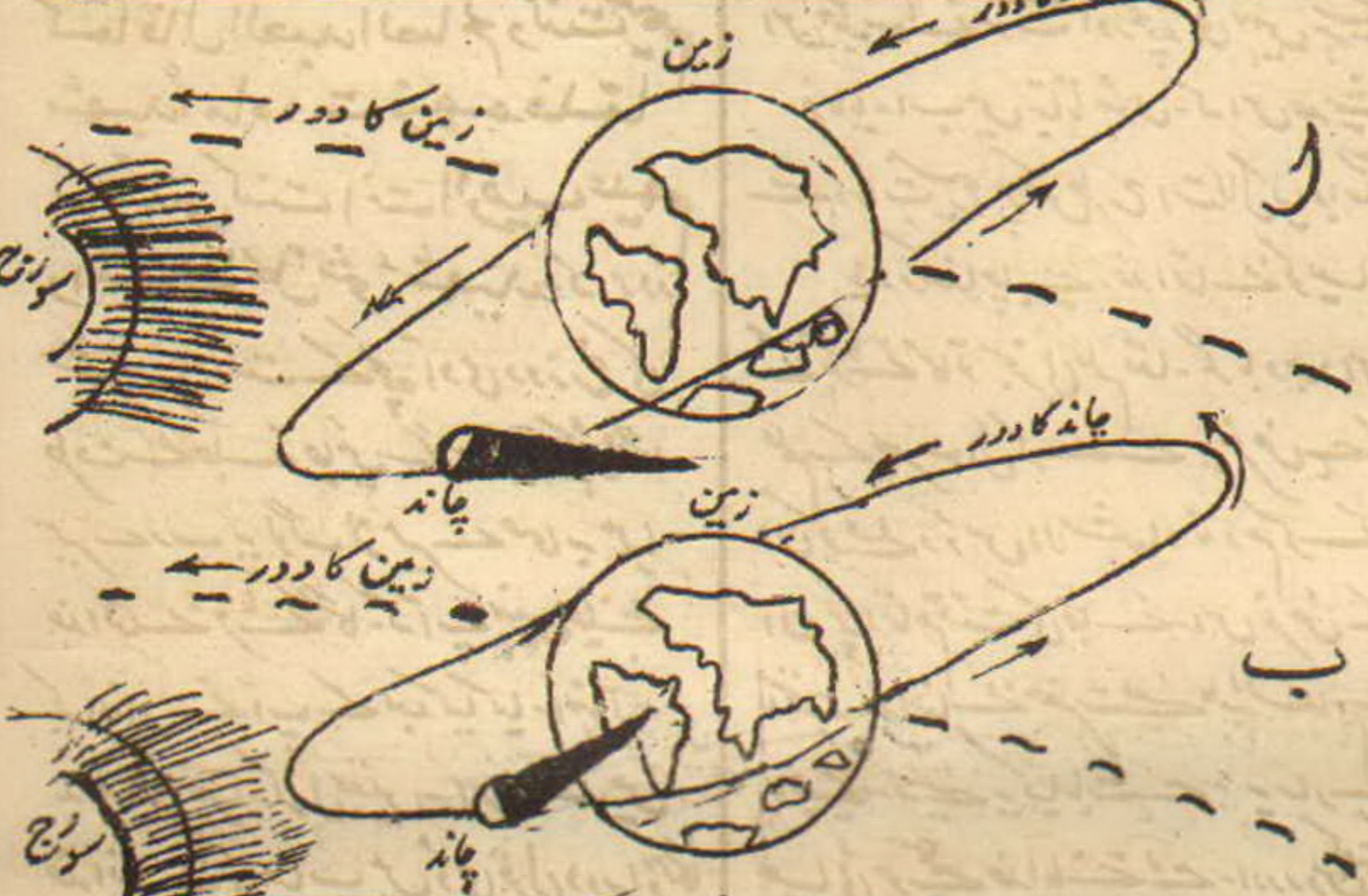
نقشہ ا سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کیوں ہر ماہ سورج گرہن نہیں ہوتا۔ اور نقشہ ب میں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ اس وقت جنوبی افریقہ میں سورج کو گرہن لگا ہوا ہے۔ اور چاند سورج اور زمین کے بیچ میں ہے۔ اور چاند کا سایہ زمین پر پڑ رہا ہے۔ سورج گرہن چند منٹوں کے لئے اور بعض دفعہ چند سیکنڈوں کے لئے ہوتا ہے۔ چاند گرہن کی طرح سورج گرہن کے موقعہ پر چاند کا سایہ آہستہ آہستہ زمین پر پڑنا شروع ہوتا ہے اور اگر زمین چاند اور سورج میں پورے گرہن کی مطابقت ہو۔ تو چاند کا سایہ آہستہ آہستہ سورج کی سطح کو ڈھانکنا شروع کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اندھیرا ہو جاتا ہے پورے گرہن کے وقت ذکی الحس پودوں کے پتے کملا جاتے ہیں۔ اور پرند اپنے آشیانوں میں جا چھپتے ہیں۔

چونکہ زمین کا دور بیضوی ہے۔ اس لئے ہر وقت اس کا فاصلہ سورج سے یکساں نہیں رہتا۔ اور بعض دفعہ جب فاصلہ میں خاص نسبت ہو جاتی ہے۔ تو چاند بوجہ زمین کے سورج سے نزدیکی دو ہی ہونے کے پورے طور سے زمین والوں کی نظروں میں سورج کو نہیں ڈھانک سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ چاند کے سائے کے گرد سورج ایک روشنی کے چھلے کی طرح چمکتا رہتا ہے۔ اور اسی کو چھلا نما سورج گرہن یا Annular کہتے ہیں۔ اگرچہ سال میں سورج کو دو مرتبہ گرہن لگتا ہے۔ اور بعض دفعہ تین چار مرتبہ بھی لگ جاتا ہے۔ مگر خط زمین کے ہر حصہ سے ہر گرہن نظر نہیں آسکتا۔ عموماً خط استوا کے قریب علاقہ والوں کو اکثر گرہن نظر آسکتے ہیں۔

خاکسار سید ظہور احمد شاہ ملکیے تارہ

فلسفۂ احکامِ اسلام

# داڑھی، اسلام، اور صحت

داڑھی کی اہمیت اور اس کا اسلام کے ساتھ تعلق کے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ متعدد بار جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ یہ عاجز بھی کئی سالوں سے داڑھی کے طبی فوائد پر الفضل کے کالموں میں لکھتا رہا ہے۔ مگر جماعت میں چونکہ ہر سال ہزاروں نئے دوست داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی واقفیت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ بعض اہم باتوں کو کبھی کبھی دُھرایا جائے۔

عرصہ قریباً پندرہ سولہ برس ہُوا کہ عاجز نے سلسلہ احمدیہ کے کسی پرچہ میں داڑھی کے طبی فوائد کے ضمن میں لکھا تھا ایک امریکن ڈاکٹر کی تحقیقات سے معلوم ہُوا ہے۔ کہ داڑھی رکھنے سے سینہ اور حلق ہوا کے جھونکوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور انسان زکام حلق کی سوزش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ جیسا کے فرانس کے سفر مینا میں فوجی کام کرنے والے سپاہیوں کے حالات سے واضح ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی داڑھی کے جسمانی اور روحانی فوائد ہیں۔ مگر اس مضمون کا محرک ایک خاص سبب ہوا ہے۔ عاجز کو ہر وقت یہ ٹوہ رہتی ہے۔ کہ میڈیکل جرنلز میں کوئی امر اسلامی احکام کی حکمت پر مل جائے اور جب کبھی کوئی ایسی بات مل جائے تو بیحد خوشی ہوتی ہے تازہ ڈاک میں جو برٹش میڈیکل جرنل ملا ہے اس میں ایک شذرہ اس مضمون پر پایا۔ کہ داڑھی سردی اور زکام کو روکتی ہے۔ جس سے دل میں تحریک ہوئی۔ کہ اپنے نوجوان دوستوں کی واقفیت کے لئے اس پر کچھ لکھوں۔

ڈاکٹر اے کیمرج۔ ایم۔ ڈی لکھتے ہیں "مجھے بار بار شدید حنجرہ (حلق) کی سوزش کے حملے ہوتے رہتے تھے۔ جس کے ساتھ بہت غلیظ پنیر کی مانند رطوبت نکلتی تھی۔ جو کہ بعض دفعہ میرا سانس بھی بند کر دیتی تھی۔ یہانتک کہ میں نے ایک سمجھدار ڈاکٹر کا مشورہ لیا۔ جس نے مجھے داڑھی منڈانے سے منع کر دیا۔ چنانچہ میں نے داڑھی رکھ لی (اس ڈاکٹر کی بھی داڑھی تھی) اس بات کو آج ۳۰ سال ہو چکے ہیں۔ کہ اس دن سے مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ داڑھی کا فائدہ یہی نہیں۔ کہ وہ سینہ اور حلق کو سردی سے بچاتی ہے۔ بلکہ اور طرح بھی ہے۔ مجھے سوزشِ حلق کے حملے سخت گرمی میں بھی ایسے ہی ہُوا کرتے تھے۔ جس طرح سرد موسم میں ہُوا کرتے تھے۔ اس سوزش کی وجہ سردی کا لگنا نہ تھی۔ بلکہ غالباً اس کی وجہ یہ بھی تھی۔ کہ چونکہ حلق اور اس کی جلد دونوں کی چہرے کا پانچواں عصب (ففتھ نرو) نشوونما کرتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ استرے کی رگڑ سے باریک اعصاب اور ان کے کیسول (cells) کو صدمہ پہونچتا ہو۔ جس سے ان اعضاء کی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہو۔ اور ان پر بیماری کے جراثیم کا حملہ جلد ہو جاتا ہو"

(برٹش میڈیکل جرنل مؤرخہ ۹ مارچ ۱۹۴۰ء صفحہ ۴۲۴)

ایک سچے اور مخلص احمدی کو داڑھی کے فوائد بتانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود داڑھی رکھی۔ اور حضور نے امت کو رکھنے کا حکم دیا مگر چونکہ طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے عام فوائد بیان کرنے ضروری ہوتے ہیں۔

داڑھی رکھنے کے کئی فوائد ہیں۔ مگر نقصان کوئی نہیں۔ اس کے خلاف داڑھی منڈانے کے نقصان کئی ہیں۔ مگر فائدہ کوئی نہیں یہ محض فیشن کی اندھی تقلید ہے۔ داڑھی مونڈنے والے خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہمارا یہ فعل محض فیشن ہے۔ اور لغو ہے۔ مگر مومن لغو کام سے بچتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون (مومنون) اللہ تعالےٰ نے داڑھی کو مرد اور عورت کے درمیان ایک ظاہری امتیاز کے لئے رکھا ہے مگر افسوس ہے۔ کہ اکثر نوجوان "خوبصورت مرد" بننے کی بجائے۔ صنفِ نازک سے مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے آہستہ آہستہ ان میں زنانہ خصلت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً نزاکت سر کے بالوں کا بناؤ سنگھار وغیرہ۔

پھر داڑھی مونڈنے میں تضیع اوقات بھی ہے۔ صبح کے وقت دن کا بہترین حصہ اس لغو کام کی نظر ہو جاتا ہے۔ اُسترے کی رگڑ سے اعصاب کو صدمہ پہونچتا ہے اگر کوئی زخم لگ جائے۔ تو جراثیم کا حملہ آسان ہو جاتا ہے۔

ظاہری خوبصورتی کے لحاظ سے بھی داڑھی مرد کے چہرہ کی زینت اور لباس ہے۔ کئی عیوب چہرہ کی داڑھی سے چھپے رہتے ہیں سنا ہے سر سید احمد خاں صاحب کے گلے میں ایک غاصہ بڑا اگھیگا تھا۔ جو داڑھی سے ایسی خوبی سے ڈھکا رہتا۔ کہ نعش کو غسل دیتے وقت ہی اس کا اکثروں کو علم ہُوا۔ یوں بھی چہرے کے تناسب کو قائم رکھنے۔ اور گولائی کے چکر کو مکمل کرنے میں داڑھی کا بہت دخل ہے۔ انسانی چہرہ اوپر سے گول ہوتا ہے مگر بالعموم جبڑوں اور ٹھوڑی کے پاس آکر یکدم اندر کو جھک جاتا ہے۔ جس سے تکون شکل پیدا ہو جاتی ہے اگر ٹھوڑی پر بال رکھ کر یہ حصہ باہر کو ابھار دیا جائے۔ تو چہرے کی گولائی اور تناسب قائم ہو جاتا ہے۔

ایک عرصہ ہُوا میں نے لکھا تھا۔ کہ خنازیر کا مرض اگر کسی دوائی سے ٹھیک نہ ہو۔ اور مریض داڑھی منڈاتا ہو۔ تو اس کا داڑھی رکھنا مرض کے علاج میں بہت حد تک مفید ہوگا۔

یہ سوال متعدد بار کیا جاتا ہے۔ کہ داڑھی کا اسلام کے ساتھ کیا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ فرما چکے ہیں۔ کہ داڑھی کا اسلام کے ساتھ براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ ضرور گہرا تعلق ہے جس شخص کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو حضور کا پورا متبع یقین کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کرے۔ یہ تو ایک امتحان ہے۔ اطاعت اور قربانی کا دعوےٰ کرنے والوں کا۔ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا حکم جس میں سراسر اس کا اپنا فائدہ ہے مان نہیں سکتا۔ اس سے یہ امید رکھنی کہ کل کو وہ اسلام کے لئے اپنی جان و مال قربان کر دے گا۔ محال ہے۔ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور حضور کے خلفاء اصحاب اور ائمہ اسلام کے نمونہ کا علم ہے۔ پھر ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ حسنہ اور حضور کے خلفاء اور اصحاب کا نمونہ موجود ہے۔ ایسے پاک نمونوں کی موجودگی میں عقلی دلائل کا محتاج ہونا افسوسناک ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو توفیق دے کہ وہ مغربیت کی تقلید سے بچ سکیں۔ یاد رکھو مغربیت ہمارا شکار ہے۔ اور ہم نے اس کو رسول کریم صلی اللہ وسلم کے آستانہ پر لانا ہے۔ چہ جائیکہ ہم خود اس کا شکار ہو جائیں۔

آخر میں میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اب جبکہ ہم نے عقائد کے میدان میں ایسی شاندار فتح حاصل کر لی ہے۔ کہ دشمن بھی اس کا اقرار کرتا ہے۔ ہمارا یہ مقدس فرض ہے۔ کہ ہم پہلے سے زیادہ کوشش کے ساتھ علمی میدان میں فتح حاصل کریں جس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم لباس وغیرہ میں بھی قومی کیریکٹر قائم کریں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ کوئی شے ہم کو اس سے ہٹا نہیں سکتی۔ یہانتک کہ ہم ایسے مقام پر بحیثیت قوم پہونچ جائیں۔ کہ دنیا ہماری نقل کرے۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ دنیا پر ہم غلبہ نہیں پا سکتے۔

میرے خیال میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو عملی اصلاح کے میدان میں اب اترآنا چاہیئے اور نوجوانوں کی اصلاح کا کام ہاتھ میں لینا چاہیئے خصوصاً داڑھی منڈانے کے خلاف زبردست کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے انشاء اللہ کی

# خدام الاحمدیہ کی سہ ماہی کارگذاری کی رپورٹ

## از یکم صلح تا ۳۱ امان ۱۳۱۹ ھش

اس سہ ماہی میں بفضلہ مجلس کا تیسرا سال شروع ہوا۔ مجلس اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ پہلے سالوں کی نسبت اس سال بہت سی مجالس زیادہ سرگرمی اور تن دہی سے کام کر رہی ہیں۔ تمام کارگذاری کا خلاصہ شعبہ وار حسب ذیل ہے:-

### شعبہ وقار عمل

**مقامی مجالس**:- مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے تیرہ حلقے ہیں جو سب کے سب مصروف عمل رہے۔ حسب معمول نالیوں کی صفائی اور سڑکوں کی درستی کی گئی۔ راستوں کے نشیب و فراز ہموار کئے گئے۔ محلوں میں عام صفائی کی گئی۔

**بیرونی مجالس (ضلع گورداسپور)**

**ونجوال** میں نصف میل لمبی سڑک تیار کی گئی۔ اس کے علاوہ مسجد اور ملحقہ غسل خانہ کی صفائی کی گئی۔

**بہبل چک** میں بھی مسجد اور نالیوں کی صفائی اور درستی ہوئی۔

**کھارا** میں قبرستان کے گرد باڑ بنائی گئی۔

**بھیکھووالہ** میں مسجد کی صفائی کی گئی اور گڑھوں کو پُر کیا گیا۔

**امرتسر** میں باقاعدہ مسجد کی صفائی ہوتی رہی۔ بعض راستوں کو درست کیا گیا

**گنج مغلپورہ** یہاں دو مرتبہ یوم وقار عمل منایا گیا۔ مسجد کی بنیادوں میں آٹھ سو مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ اور بنیادوں کو اینٹیں وغیرہ لگا کر تیار کیا گیا۔

**کوٹرانوالہ** نالیاں صاف کی گئیں۔ بعض نالیاں بنائی گئیں۔ گندے گڑھے پُر کئے گئے۔ چند اشخاص کے میلے کپڑے دھوئے گئے۔ نہ صرف مسجد احمدیہ کی بلکہ غیر احمدیوں کی مساجد کی بھی صفائی کی جاتی رہی۔

**مدرسہ چٹھہ**:- دو مرتبہ یوم وقار عمل منایا گیا۔ پہلی دفعہ ۹۶ مربع فٹ گڑھا پُر کیا گیا۔ دوسری دفعہ مسجد کا نلکہ درست کیا گیا۔ اور مسجد کی صفائی کی گئی

**سیالکوٹ شہر** مسجد کے حوض کی تعمیر میں اراکین نے مدد دی۔

**سیالکوٹ چھاؤنی** میں دو تین اراکین ہیں۔ جو انفرادی طور پر اپنے گھروں کی صفائی کرتے رہے۔ اور جلانے کی لکڑیاں چیرتے رہے

**ادرابھا گوکھی** ایک گڑھے کو جو سڑک کے کنارے تھا۔ ۵۰۷ مکعب فٹ مٹی ڈال کر پُر کیا گیا۔

**جہلم شہر** مساجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ دو احباب کو تبدیلی مکان میں مدد دی گئی۔ اراکین نے ان کا سامان اٹھایا۔ اور آسانی سے مکان تبدیل کرایا۔ ایک غیر احمدی صاحب کے مکان کی چھت گر گئی۔ خدام نے ڈیڑھ گھنٹہ کام کر کے کمرہ سے باہر مٹی نکالی۔

**مونگ ضلع گجرات** مسجد کے کنوئیں سے کیچڑ نکالا گیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی ایک نالی درست کی گئی۔ اور غیر احمدیوں کی ایک مسجد کی مرمت میں مدد دی گئی۔

**لاہور** تمام حلقے ہفتہ وار اپنی اپنی مساجد صفائی کرتے رہے۔ بعض سڑکوں کی صفائی کی گئی۔ ایک سڑک کی مرمت کی گئی۔ حلقہ احمدیہ ہوسٹل اور دہلی دروازہ میں دو مکانوں کو آگ لگ گئی۔ وہ بجھائی گئی۔ احمدیہ ہوسٹل کی نالیوں اور گراؤنڈ کی صفائی کی گئی۔ حلقہ چابک سواراں کے اراکین نے ایک گھر میں سفیدی کی۔

**سیدوالہ ضلع شیخوپورہ** بعض راستے درست کئے گئے۔

**ملتان** ہر جمعہ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ مسجد کے ساتھ غسل خانہ تعمیر کیا گیا وضو کرنے کی جگہ چھت اور دیواروں کی لپائی کی گئی۔

**لودہراں ضلع ملتان** بعض گڑھے پُر کئے گئے۔ مسجد کے راستہ کو ہموار کیا گیا۔ اور ارد گرد کی جھاڑیاں صاف کی گئیں۔ ایک مسجد کی مرمت کی جا رہی ہے

**کریام ضلع جالندھر** ۲۴۲×۱/۲ کرم سڑک پر دو فٹ اونچی مٹی ڈالی گئی۔ جو قریباً ایک فرلانگ کے فاصلہ سے لائی جاتی رہی۔ ایک راستہ پر ۱/۲ ۷×۳ کرم چوڑا اینٹوں کا فرش بنایا گیا۔ ایک ۲۵ کرم لمبی پختہ نالی بنائی گئی۔ ایک مسجد کی ۴ کرم نالی تیار کی گئی۔ اینٹوں وغیرہ پر مبلغ ۶ روپے خرچ آئے۔

**کاٹھ گڑھ** مسجد کے کنوئیں کے ارد گرد مٹی ڈالی گئی۔ نالیاں درست کی گئیں گلیوں کی صفائی کی جاتی رہی۔ مسجد کی دیوار کے ساتھ پانی جمع رہتا تھا۔ وہاں مٹی ڈالی گئی۔ اسی طرح ایک بیوہ کے مکان کے گرد مٹی کی بھرتی ڈال کر درستی کی گئی۔ بعض مقامی ہندوؤں کے مکانوں کے سامنے کیچڑ تھا۔ اسے مٹی ڈال کر دور کیا گیا۔ کئی نالیاں بنائی گئیں۔ مسجد کے صحن کی درستی کے لئے اراکین بہت دور سے اینٹیں اور پتھر اٹھا کر لائے ایک یوم عمل منایا گیا جس میں سارے گاؤں کی جملہ نالیوں کو صاف کیا گیا۔ اور تمام گلیوں میں جھاڑو دیا گیا۔ اراکین نے مسجد کے صحن کی چار دیواری خود بنا کر اس کو پلستر کیا۔

**قاضلکا** چھ فٹ لمبی پختہ نالی بنائی گئی۔ تین فرلانگ کے فاصلہ سے مٹی لا کر ایک سڑک درست کی گئی۔

**دنیا پور ضلع ملتان** راستوں کے نشیب و فراز کو پُر کیا۔ اور گندے پانی کے نکاس کے لئے نالیاں کھودی گئیں

**مردان** خدام نے دور سے مٹی لا کر مسجد کی لپائی کی۔

**انبالہ** اور **لدھیانہ** میں مساجد کی صفائی کی گئی۔

**کمال ڈیرہ سندھ** میں جنگل میں ایک راستہ بنایا گیا۔

**نصرت آباد سندھ**

ایک کھڈ کو مٹی ڈال کر پُر کیا گیا۔ سایہ دار درخت لگا کر ارد گرد اینٹیں لگائی گئیں ایک راستہ تیار کیا گیا۔ مسجد کے ارد گرد سے جھاڑیاں صاف کی گئیں۔ مسجد کے لئے چبوترا بنایا گیا۔ اور ایک نہر کے پل کی مرمت کی گئی۔

**کنری سندھ**۔ گڑھے پُر کئے گئے نشیب و فراز کو ہموار کیا گیا۔ اور بعض رہائشی مکانوں کے سامنے چبوترے بنائے گئے۔

**نواب شاہ سندھ** مسجد کے ساتھ ملحقہ احاطہ میں باغ لگایا گیا جس میں پودوں کو باقاعدہ پانی دیا جاتا رہا۔ اس احاطہ کی فصل کی آمد مجلس کے فنڈ میں داخل کی جاتی ہے بعض نالیاں اور سڑکیں صاف کی گئیں۔

**ناصر آباد** مسجد اور گاؤں کی صفائی کی گئی۔ مسجد کے صحن میں بھرتی ڈالی گئی۔ ایک چبوترا ایک فٹ اونچا اور ۴۴ فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا بنایا گیا۔ واٹر ٹینک کی صفائی بھی کی گئی۔ جس کے لئے خدام نے ریت مہیا کی۔

**پونچھ** میں ہر روز نصف گھنٹہ سڑک کی صفائی کا کام ہوتا رہا۔

**کیرنگ** اس مجلس کے اراکین سونگھڑہ کے جلسے میں شمولیت کے لئے ۲۰۰ میل کا پیدل سفر کر کے گئے اراکین مقامی مدرسہ احمدیہ کے لئے ہر گھر سے چاول بطور چندہ وصول کرتے رہے۔ انجمن کے دفتر کی درستی کے لئے دور سے مٹی اور ریت لائی گئی۔ گاؤں کے لئے ایک تالاب کھودنا شروع کیا۔

**جمشید پور** ہر اتوار کو اراکین تین چار گھنٹے کام کرتے رہے جس کے لئے وہ کئی کئی میل کے فاصلہ سے آ کر جمع ہوتے تھے۔ جمیعہ ہال کے فرش کے گڑھے سیمنٹ سے پُر کئے گئے۔ ایک کمرے کو صاف کیا گیا ایک غیر احمدی دوست کے کوارٹر کے سامنے مٹی ڈالی گئی۔ صحن میں تین فرلانگ کے فاصلے سے ریت اور مٹی لا کر ڈالی گئی۔ پودے لگائے گئے

**حیدر آباد دکن**۔ مقبرہ اور مسجد کی صفائی کی گئی۔ ایک احمدی دوست کے مکان کے احاطہ کو صاف کیا گیا۔ جھاڑیاں اور درخت وغیرہ اکھاڑ کر گڑھے پر کئے گئے۔ ایک دفعہ پکنگ کا انتظام کیا گیا۔ جب کہ اراکین نے اپنا کھانا پکانے کے انتظامات خود کئے۔

**یادگیر دکن**۔ ایک مرتبہ وقار عمل منایا گیا جس میں مسجد کے میدان کی صفائی کی گئی۔ اور کوئیں کو درست کیا گیا۔ جلسہ پیشوایان مذاہب۔ جلسہ سالانہ یادگیر اور جلسہ لجنہ اماء اللہ کے انتظامات کئے گئے۔

**برہمن بڑیہ بنگال**۔ انجمن کے مکان مسجد اور نالیوں کی صفائی کی گئی۔ گھاتورا میں سکول اور مسجد کی مرمت کی گئی۔ تین غیر احمدیوں کے مکانوں کی بھی مرمت کی گئی۔ احمدی پاڑہ کے سکول کے راستے کو درست کیا گیا۔ تاروا میں مسجد کی تعمیر کے لئے ممبران اینٹیں اٹھا کر لائے برہمن بڑیہ میں ایک تالاب کے گھاٹ کو صاف کیا گیا۔ نٹائی اور گھاتورا میں دو راستوں کو درست کیا گیا۔

**محمود آباد ضلع جہلم**۔ عیدگاہ کی بنیادوں کو مٹی ڈال کر درست کیا گیا۔ کوئیں کے منڈیر پر پتھر ڈالے گئے۔ ایک فوت ہونے والے مسافر کی قبر کھودی گئی۔ ایک بیوہ عورت کے مکان کی لپائی میں مدد دی گئی۔ ایک دو گلیوں کی مرمت کی گئی۔ مسجد کے ملحقہ سٹور غسل خانہ اور نالیوں کی صفائی کی گئی۔

**دہلی** خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ جس کے جملہ انتظامات ممبران نے خود کئے۔ مقامی جماعت کے سالانہ جلسہ کے انتظامات میں مدد دی گئی۔ تمام احباب جماعت کے افراد کی ایک جگہ دعوت طعام ہوئی جس کیلئے چندہ کی فراہمی اور کھانا کھلانے کے انتظامات خدام نے سر انجام دیئے۔

**مونگھیر** مسجد اور نالیوں کی صفائی کی جاتی رہی اور اس کے فرش کی سیمنٹ سے مرمت کی گئی۔ احمدیہ کالونی میں دو گڑھے پر کئے۔ احمدیہ سیو رنگ کلب

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**لنڈن ۷ مئی۔** آج مسٹر چیمبرلین نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ مسٹر چرچل کی تجویز پر میدان جنگ میں کام کرنے والے جرنیلوں کا ان کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کر دیا گیا ہے۔ اور ان کے لئے ایک پرسنل سٹاف بھی مقرر کر دیا گیا ہے اس کے ساتھ وہ امیر البحر بھی رہیں گے۔ جنگی کیبنٹ کے ممبروں کو محکمانہ کام سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

**انقرہ ۷ مئی۔** حکومت ترکی نے ایک قانون کے ذریعہ فوج کو اختیار دیا ہے کہ وہ نازک موقعہ پر عوام کی جائداد اور ذرائع پر قبضہ کر سکتی ہے

**لنڈن ۷ مئی۔** انگلستان کے مشہور مدبر مسٹر جارج لانسبری چند روز کی علالت کے بعد انتقال کر گئے آپ ہندوستانی معاملات سے بہت دلچسپی رکھتے تھے۔

**لاہور ۷ مئی۔** وزیر تعلیم نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ لاہور میں تپ دق کے ڈیڑھ لاکھ مریض ہیں۔ ہر بیس اشخاص میں سے ایک ضرور اس مرض میں مبتلا ہیں۔

**پیرس ۷ مئی۔** ناروے میں جرمن کمانڈر انچیف نے ہائی کمانڈ کو لکھا ہے کہ ۱۰ مئی تک تین لاکھ فوج اور دو ہزار ہوائی جہاز مزید یہاں پہنچائے جائیں تا ناروے میں جنگ کو تیز تر کیا جائے۔

**لاہور ۷ مئی۔** جو خاکسار مقدمات زیر سماعت ہونے کی وجہ سے جیلوں میں ہیں۔ انہوں نے مساجد میں مقیم خاکساروں کے محاصرہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

**لنڈن ۸ مئی۔** پارلیمنٹ میں ناروے کے معاملات پر کل جو بحث شروع ہوئی تھی۔ وہ آج رات ختم ہو جائے گی آخر میں مسٹر چرچل حکومت کی طرف سے جواب دیں گے۔ اور اگر کسی امر کے متعلق ممبروں کی رائے لینی ضروری سمجھی گئی۔ تو لی جائے گی۔ برطانیہ اور سب دنیا کے اخباروں میں وزیر اعظم کے بیان کا چرچا ہے۔ امریکہ کے اخبارات نے لکھا ہے کہ ایسی بحث صرف برطانیہ ایسے جمہوری ملک میں ہی ہو سکتی ہے۔ نیز یہ کہ اس طرح آزادانہ بحث کے نتیجے میں انگریزوں کے حوصلے بڑھ جائیں گے۔ فرانس کے اخبارات نے کسی خاص رائے کا اظہار نہیں کیا سویڈن کے اخبارات نے اس امر پر حیرت ظاہر کی ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین نے ناروے کی جنگ کو معمولی قرار دیا ہے۔

**لنڈن ۸ مئی۔** روس کے وزیر دفاع مارشل وراشیلاف کو اس عہدہ سے علیحدہ کر کے موسیو مولوٹوف کا نائب بنا دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ غالباً فن لینڈ کی جنگ میں روسی فوج کی ابتری ہے اس جنگ کے انچارج مارشل وراشیلاف تھے

**لاہور ۸ مئی۔** سول سکرٹریٹ کے دفاتر آج صبح یہاں بند ہو کر اگلے پیر کو شملہ میں کھلیں گے۔ گورنر پنجاب دو روز قبل وہاں پہنچ جائیں گے۔ وزیر اعظم چند یہاں ٹھیریں گے۔ باقی وزراء اسی ماہ کے تیسرے ہفتہ شملہ پہنچیں گے۔

**لنڈن ۸ مئی۔** چیکوسلواکیہ کے رضا کاروں کا ایک دستہ آج یہاں سے فرانس روانہ ہو گیا۔ اس کے سامنے ڈاکٹر بینش کا ایک اعلان پڑھا گیا۔ اور میڈم بینش نے انہیں جھنڈا دیا۔

**دہلی ۸ مئی۔** حکومت ہند نے حالیہ بجٹ سیشن میں تاجروں پر ایک ٹیکس لگایا ہے۔ جو امپیریل کونسل آف ایگریکلچر ریسرچ کی امداد پر صرف کیا جائیگا تاجروں کی طرف سے متعدد درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ چونکہ اس قانون کے پاس ہونے سے قبل ہم ٹھیکے لے چکے تھے۔ اس لئے ہمیں اس سے مستثنیٰ کیا جائے۔ حکومت ان درخواستوں پر غور کر رہی ہے

**لنڈن ۸ مئی۔** پارلیمنٹ میں کل سے جو بحث ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق لیبر پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ووٹ لئے جائیں۔ وہ یہ تحریک تو پیش نہیں کرے گی کہ ہاؤس کو گورنمنٹ پر بھروسہ نہیں مگر حکومت اس کا یہی مطلب لیتی ہے خیال ہے کہ حکومت کے حق میں ووٹ زیادہ ہونگے گو امید ہے کہ بعض ممبر لیبر اور لبرلوں کے ساتھ مل کر خلاف ووٹ دیں گے۔ اگر صاف طور پر عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوتی۔ تو اتنے ممبر خلاف ووٹ نہ دیتے۔ جتنے ممکن ہے اب دیں۔

ناروے میں لڑائی برابر جاری ہے کل رات ناروی فوجوں نے پہاڑی علاقہ میں دشمن کا پیچھا کر کے اسے بھگا دیا۔ ہوائی جہازوں۔ توپوں نیز پیادہ فوج نے اس لڑائی میں حصہ لیا۔ شاہ ہاکن نے اہل ناروے کے نام ایک بیان میں کہا ہے کہ شمالی ناروے میں ناروی افواج اہم مقامات پر قبضہ کر رہی ہیں۔ اس وقت برطانیہ میں ہماری مدد کی جو تجاویز ہو رہی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے آخر ہماری فتح ہو گی۔ اس وقت تک ہم لڑائی جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ آزادی حاصل نہ ہو

کوپن ہیگن سے ناروی سفیر کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ڈنمارک سے فوراً چلا جائے امید ہے۔ وہ کل روانہ ہو جائے گا۔

ہالینڈ پر اگر جرمنی نے حملہ کیا۔ تو اسے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ بلجیم کی سرحد کے ساتھ وہ میجنو لائن کے پیچھے سے ہو کر حملہ کر سکے گا۔ نیز برطانیہ سے زیادہ نزدیک ہوائی اڈے اور ڈبکنی کشتیوں کے اڈے بنا سکے گا۔ اور نقصان یہ ہوگا۔ کہ وہ برطانیہ سے ہوائی حملوں کے لئے زیادہ نزدیک ہو جائے گا۔ جو اب ہالینڈ میں سے گذر کر اس پر حملہ نہیں کر سکتے۔ نیز اسے ہالینڈ سے کھانے پینے کا سامان بھی نہیں مل سکے گا۔ اتحادی فوجیں بھی ہالینڈ میں ہوائی اڈے بنا سکیں گی۔ کیونکہ وہ میدانی علاقہ ہے۔

**برسلز ۸ مئی۔** آج یہاں بلجین کیبنٹ کا اجلاس ہوا۔ اور وزیر خارجہ نے دوسرے ملکوں کے حالات کے متعلق رپورٹ پیش کی۔

**بمبئی ۸ مئی۔** خاکسار تحریک کے متعلق مسٹر جناح نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ انہوں نے اس وقت تک حکومت پنجاب کے ساتھ ان کا سمجھوتہ کرانے کی کوئی کوشش کیوں نہیں کی۔ آپ نے کہا۔ کہ لاہور میں مسلم لیگ کے اجلاس کے موقعہ پر جو قرارداد پاس ہوئی وہ یہ تھی۔ کہ حکومت ۱۹ مارچ کے واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے۔ اور ان پر جو پابندی عائد کی گئی ہے۔ وہ ہٹا لے۔ نیز خاکسار اس پابندی کو توڑنے کی کوشش نہ کریں۔ چھان بین تو شروع ہو گئی ہے۔ مگر خاکسار دستور خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ایک اور مشکل یہ ہے۔ کہ اس وقت کوئی لیڈر اس تحریک کو سنبھالنے والا نہیں۔ جو مجھے بھی خاکساروں کی طرف سے سمجھوتہ کا اختیار دے دے۔ خاکسار تحریک کا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے گو مجھے ان سے ہمدردی ہے۔ مگر اس معاملہ میں میں کچھ نہیں کر سکتا۔

**رامپور ۸ مئی۔** آج نواب صاحب نے ریاست کی لیجسلیٹو اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے نازی حکومتوں کے مظالم کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کا ڈپٹی پریذیڈنٹ خود چنیں گے۔ اور کوئی شخص جب تک ممبر رہے گا۔ اسے بہادر کا خطاب حاصل ہوگا۔

**واشنگٹن ۸ مئی۔** حکومت امریکہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کا شمالی بحرالکاہل والا بیڑہ آئندہ ہونولولو میں رہے گا۔ گو کہا جاتا ہے۔ کہ یہ کوئی سیاسی نوعیت کی بات نہیں۔ مگر خیال ہے کہ اس کا تعلق مسٹر کارڈل ہل کے اس بیان سے ہے کہ اگر ڈچ ایسٹ انڈیز میں ہلچل ہوئی۔ تو حالات میں تبدیلی ہونے کا احتمال ہے حکومت امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت اس کے پاس جتنے جنگی جہاز ہیں۔ ان کا ۱/۳ اور تیار کرے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی